ٹھہراؤ!

یوں نہیں تھا مجھے لحاظ نہ تھا
یا غمِ دل مرا محاذ نہ تھا
پَر مجھے لوٹنا پڑا اس بار
دل کو بھی روکنا پڑا اس بار

مجھے ادراک تھا زمانے کا
اپنے کٹنے، ترے تڑپنے کا
غم نہیں کر سکا، دکھانے کو
خوش نہیں ہو سکا، بتانے کو

https://emad-ahmad.com/

خود بھی ترسا مَیں مسکرانے کو
تُو بھی تکتا رہا کہ ہنس دوں میں
کسی خاطر، کسی بہانے کو
کوئی اُمید ہی دکھانے کو

پَر مجھے اور کوئی سودا تھا
ذہن جذبوں سے یوں علیحدہ تھا
جیسے صحرا میں کوئی پودا تھا
جو بہاروں سے دور زندہ تھا

تُو بھی آگاہ ہے ہمیشہ سے
ایسا بے حس مرا مزاج نہ تھا

میں تو ہنستا تھا اپنے غم پر بھی
اپنے ہر غم کے زیر و بم پر بھی
اور روتا تو دل سے روتا تھا
راہ چلتوں کی چشمِ نم پر بھی
میں تو زندہ تھا دھڑکنوں کے لیے
میں تو دھڑکا تھا زندگی کے لیے

https://emad-ahmad.com/

پَر مرے یار اب کے موسم میں
میرے دل کا کوئی علاج نہ تھا

یوں نہیں تھا مجھے لحاظ نہ تھا
یا غمِ دل مرا محاذ نہ تھا
پَر گئے موسموں کی سمت مرا
دل نہیں تھا مرا دھیان نہ تھا
اب میں تھک جاؤں یہ ہی ٹھیک لگا
اب کے رک جانا امتحان نہ تھا

صرف رکنے میں مطمئن تھا دل!
بس ٹھہر جانا تھا مری منزل!

https://emad-ahmad.com/